49987-گردے فیل والا مریض روزے کس طرح رکھے ؟

سوال

گردے فیل ہونے کی مرض میں بتلا شخص روزے کس طرح رکھے کیونکہ اسے ہفتہ میں تین بار گردے واش کراونے پڑتے ہیں ؟

پسندیدہ جواب

لجنہ دائمہ (مستقل فتوی کمیٹی) سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا گردے واش کرنے سے روزپر کچھ اثر پڑتا ہے ؟

کمیٹی کا جواب تھا :

ہاسپٹل کنگ فیصل خصوصی اور ملٹری کمپاؤنڈ ہاسپٹل ریاض کے میڈیکل سپرنڈنٹ صاحبان کی طرف لکھا گیا کہ وہ گردے واش کرنے یعنی گردے دھونے کی کیفیت اور اس استعمال ہونے والے مخلوط کیمائی مواد کے بارہ میں معلومات دیں کہ آیا اس میں کوئی غذائی مواد بھی پایا جاتا ہے کہ نہیں ؟

تو ان کے جواب کے مضمون کو ذیل میں دیا جاتا ہے :

گردے واش کرنے کے لیے مریض کا سارا خون ایک آلے میں منتقل کیا جاتا ہے تو اسے صاف کرتا ہے اور پھر اس خون کو دوبارہ مریض کے جسم میں داخل کردیا جاتا ہے اور اس خون میں بعض کیمائی مواد کا بھی اضافہ کیا جاتا ہے مثلا نمکیات اور شوگریات وغیرہ ۔

فتوی کمیٹی نے بحث و تمحیث اور تجربہ کار لوگوں کے ذریعہ گردے واش کرنے کی حقیقت معلوم کرنے کے بعد یہ فتوی دیا ہے کہ مذکورہ گردے واش کرنے سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے ۔

دیکھیں فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (190/10) ۔

اللہ تعالی ہی توفیق بخشنے والا ہے ۔ اھ

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی سے مندرجہ ذیل سوال کیا گیا :

کیا گرے واش کروانے والے شخص کا خون نکلنے سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ؟ اور وہ شخص اس دوران اگر نماز کا وقت ہو تو نماز کس طرح ادا کرے گا اور رزے کس طرح رکھے گا ؟

شیخ رحمہ اللہ تعالی کا جواب تھا :

وضوء ٹوٹنے کے بارہ میں تو یہ ہے کہ اس سے وضوء نہیں ٹوٹے گا اس لیے کہ علماء کرام کا راجح قول یہی ہے کہ سبیلین کے علاوہ بدن سے خارج ہونے والی چیز سے روزہ نہیں ٹوٹتا، لھذا پیشاب و پاخانہ والی جگھوں سے خارج ہونا وضوء توڑدیتا ہے چاہے وہ پیشاب ہو یا پاخانہ یا ہوا، ان دو راستوں سے ہر نکلنے والی چیز سے وضوء ٹوٹ جاتا ہے ۔

لیکن جو سبیلین کے علاوہ کسی اور جگہ سے نکلے مثلا نکسیر جوناک سے نکلتی ہے یا پھر زخم سے نکلنے والا خون یا اس کے مشابہ کچھ اور تو اس سے وضوء نہیں ٹوٹتا چاہے وہ کم مقدار میں ہو یا زیادہ مقدار میں، تو اس بنا پر گردے واش کرنے سے وضوء نہیں ٹوٹے گا ۔

اور نماز کے بارہ میں ہم یہ کہیں گے کہ مریض شخص کے لیے جائز ہے کہ وہ ظہر اور عصر، اور مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کرکے ادا کرے، اور اسے چاہیے کہ وہ بلاواسطہ ڈاکٹر سے رابطہ کرکے وقت متعین کرے اس لیے کہ گردوں کی صفائی کے لیے نصف دن سے زیادہ صرف نہیں ہوتا تاکہ اس کی ظہر اور عصر کی نماز ضائع نہ ہو۔

لھذا اسے یہ کہنا چاہیے کہ وہ گردے زوال سے کچھ دیر بعد دھوئے تاکہ ظہر اور عصر کی نماز ادا کرلی جائے، یا پھر اس سے بھی پہلے صفائی کرلے تاکہ عصر سے پہلے پہلے فارغ ہوکر نماز ادا کرلی جائے، اہم یہ ہے کہ نماز کو وقت سے لیٹ کیے بغیر جمع کیا جاسکتا ہے، تو اس لیے ڈاکٹر سے بلاواسطہ وقت کی تعیین کرنی چاہیے ۔

اور رہا مسئلہ روزے کے بارہ میں تو مجھے اس میں تردد ہے، بعض اوقات تو میں یہ کہتا ہوں کہ یہ سنگی اور پچھنے لگوانے کی طرح نہیں، سنگی اور پچھنے لگوانے میں تو خون نکلتا ہے اور واپس بدن میں نہیں جاتا اور ایسا کرنا روزے کو فاسد کردیتا ہے جیسا کہ حدیث میں بھی ہے ۔

اور گردے واش کرنے میں تو خون بدن سے نکال کر صاف کیا جاتا اور دوبارہ بدن میں لوٹایا جاتا ہے، لیکن مجھے خدشہ ہے کہ کہیں اس واش کرنے میں کوئی ایسا مواد شامل نہ ہو جو مغذی اور کھانے پینے سے مستغنی کرتا ہو۔

اگر تو واقعی معاملہ ایسا ہی ہے تو اس سے روزہ ٹوٹ جاتا ہے، اور جب کوئی شخص اس مرض کا ہمیشہ شکار ہو تو وہ اسی طرح ہوگا جس کی شفایابی کی کوئی امید نہیں لھذا وہ ہر دن کے بدلے میں ایک مسکین کو کھانا کھلائے ۔

لیکن اگر یہ بیماری اسے کبھی کبھار ہوتی ہو تو اسے گردے واش کرواتے وقت روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ بعد میں اسے اس کی قضاء ادا کرنا ہوگی ۔

لیکن اگر گردے صاف کرتے وقت خون میں شامل کیا جانے والا مواد بدن کے لیے مغذی نہ ہو بلکہ صرف خون کو صاف کرتا ہو تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹے گا، تو اس وقت اسے اس استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں چاہے وہ روزہ کی حالت میں ہی کیوں نہ ہو، اور اس معاملہ میں ڈاکٹروں سے رجوع کیا جائے گا ۔

دیکھیں : فتاوی ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی (113/20) ۔

اور جواب کا خلاصہ یہ ہے کہ :

گردے فیل ہونے والا شخص گردے واش کرنے والے ایام میں روزہ نہیں رکھے گا، پھر اگر تو وہ بعد میں قضاء کرسکے تو اسے قضاء کرنا ہوگی، لیکن اگر وہ قضاء نہ کرسکتا ہو تو وہ بھی بوڑھے شخص کی طرح ہے جو روزہ نہ رکھ سکتا ہو لھذا وہ روزہ نہیں رکھے گا بلکہ اس کے بدلے ہر دن ایک مسکین کو کھانا کھلائے گا ۔

واللہ تعالی اعلم .